Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵ ، نمبر ۱۷۱ ، سوموار ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ، ۲۷ وفا ۱۳۶۰ ہش ، ۲۷ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، ٹیلی فون: ۴۴۹ ، قیمت: ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۵ وفا/جولائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ ہی روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین!

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ! احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود پر اپنی رحمتیں نازل کرے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل (جو کہ آجکل لندن میں ہیں) کی طبیعت ناساز ہے۔ نیز خاکسار کے بڑے بھائی جمال الدین صاحب (لندن) کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ اور بھائی کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین!

(مبارک احمد تنویر (نائیجیریا)

خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ آمنہ ملک بعمر ۳ ماہ تقریباً ۲½ ماہ سے بیمار ہے اور اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ نیز خاکسار کی والدہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب ریلوے انجینئر لاہور جوڑوں کے درد کی وجہ سے ۸ ماہ سے بیمار ہیں۔ تقریباً ایک ماہ افاقہ کے بعد دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ ان مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ملک نسیم احمد۔ ربوہ)

اپنے اعمال کو مقبول بنانے کیلئے آخری عشرہ میں کثرت سے دعائیں کریں

ان ایام میں امت مسلمہ کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہونے کیلئے خصوصی دعائیں کریں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ۔ ۲۴ وفا/جولائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو خصوصی تلقین فرمائی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو مقبول بنائے اور رمضان کی خصوصی عبادات کو قبول فرمائے۔

حضور نے احباب کو تلقین فرمائی کہ ان ایام میں دنیائے اسلام کی مشکلات اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے بھی کثرت سے دعائیں کریں۔ کیونکہ اس وقت امت مسلمہ انتہائی پریشانی کے عالم میں سے گزر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ماہ رمضان کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ماہ میں بہت سی عبادتیں اکٹھی کی گئی ہیں جن میں روزے رکھنا، نوافل ادا کرنا، کثرت سے دعائیں کرنا، نفس پر ضبط کو مضبوط کرنا اور اہوائے نفس سے باز رہنے کی کوشش کرنا کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرنا اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا شامل ہیں۔ یعنی اس ماہ کا تعلق سارے ہی اعمال صالحہ سے ہے۔

ان اعمال صالحہ میں سے دعا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ تمام اعمال اسوقت اللہ تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کا درجہ حاصل کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کی جائیں اور اللہ کے حضور ان اعمال کی قبولیت کی درخواست کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کا تعلق لیلۃ القدر سے ہے اور رمضان المبارک کے آخری ایام خاص طور پر دعائیں کرنے کے ایام ہوتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھ تعلق قائم کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ مجھ سے مانگو۔ جو شخص یہ بات سمجھ جائیگا کہ خدا سے مانگے بغیر زندگی ناکارہ ہے اور پھر وہ اللہ کو پکارے گا تو اللہ اس کی دعا کو قبول کر کے اس کے اعمال کو قبول کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اعمال یا بے تحاشہ روپے پیسے کی ضرورت نہیں اللہ کا کہنا ہے کہ تم مجھے اس وقت تک خوش نہیں کر سکتے جب تک دعا کے ذریعے سے اعمال صالحہ کو مقبول نہ بنا لو۔

حضور نے فرمایا کہ انسانوں کے اعمال میں ہزاروں لاکھوں رخنے اور سوراخ ایسے رہ جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور ناقابل قبول بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان اعمال پر مغفرت کی چادر ڈالنے کے لئے مجھ سے مانگو۔ اس لحاظ سے ماہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں میں جو عبادات کی جاتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول بنانے کے لئے آخری دس دنوں میں خاص دعاؤں کا التزام کرو کیونکہ رمضان کے ختم ہونے کے ساتھ اعمال صالحہ کا ایک خاص سلسلہ ختم ہونے والا ہے

دعا کی اس قبولیت کے تسلسل میں حضور نے مسلم ممالک کی مشکلات اور پریشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت امت مسلمہ انتہائی مشکلات سے دوچار ہے۔ خانہ جنگیاں ہیں۔ مسلم ممالک باہم لڑ رہے ہیں اور نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ جس قوم کو اللہ نے مغضوب علیہم کہا تھا اس نے ۹۰ سیکنڈ کے اندر عراق کا ایٹمی ری ایکٹر اڑا دیا۔ اور مسلم ممالک میں سے ایک جہاز بھی ان کو روکنے نہیں اٹھا۔ اور اب انہوں نے ظالمانہ حملے کر کے شہری آبادیوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔

حضور نے اس صورت حال کا ذکر کرنے کے

باقی صفحہ ۸ پر

مسجد مبارک میں درس قرآن و حدیث

ربوہ۔ ۲۵ وفا۔ جولائی۔ مسجد مبارک ربوہ میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کا درس القرآن ختم ہونے کے بعد کل ۲۴ جولائی کو محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے بھی اپنے حصے کا درس قرآن ختم کر لیا۔ چوہدری محمد شریف صاحب نے سورۃ مریم تا سورۃ فرقان کا

(باقی صفحہ پر)

مسجد مبارک ربوہ میں ۴۷ احباب و خواتین آخری عشرہ رمضان میں اعتکاف بیٹھ گئے

ربوہ۔ ۲۵ وفا/جولائی، رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتے ہی مسجد مبارک ربوہ میں ۴۷۔ افراد اعتکاف بیٹھ گئے ہیں۔ ان میں سے ۳۱ مرد اور ۱۶ خواتین ہیں۔ تمام معتکفین کے امیر محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہیں۔ خواتین معتکفات کی نگران اعلیٰ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہیں جبکہ منتظمہ مکرمہ رشیدہ بشیر صاحبہ ہیں

(باقی صفحہ آخر پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۲۷ وفا ۱۳۶۰ ہش

نیک اعمال کو گھن کی طرح کھا جانے والی برائی

بقول جناب رئیس امروہوی آجکل یہ نظریہ بہت سے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے کہ نیکیاں کرنے کے ساتھ ساتھ بدیاں کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ بدیوں کے مقابلہ میں نیکیاں زیادہ کی جائیں تاکہ روز حشر جب میزان قائم ہو تو نیکیوں کا پلڑا بدیوں سے بھاری نکلے۔ اور اس طرح عملاً بعض گناہوں کے ارتکاب کے باوجود جنت کا استحقاق حاصل ہو سکے۔ اسی لئے لوگ ایک طرف دینی فرائض بھی بجا لا رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف سمگلنگ، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی، ناجائز نفع خوری، رشوت ستانی اور اسی طرح کے بے شمار کالے دھندوں میں بھی ملوث ہوتے ہیں (حوالہ کے لئے دیکھیں روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء صـ۳)۔

یہ گمراہ کن نظریہ جیسا کہ ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رو سے واضح کر چکے ہیں اسلام کی بنیادی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اس ضمن میں آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا نیکی کا تصور ہی درست نہیں ہوتا جس چیز کو وہ نیکی سمجھ کر بجا لا رہے ہوتے ہیں وہ عرف عام میں نیکی شمار ہونے کے باوجود فی الاصل نیکی نہیں ہوتی بلکہ اسکی حیثیت دردوزخ کی کلید کی سی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نیت درست نہیں ہوتی۔ نیتوں کا فتور نیک اعمال کو حبط کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور انسان کو ثواب کی بجائے مستحق عذاب بنا چھوڑتا ہے۔ جو لوگ نیکیاں اس نیت سے بجا لاتے ہیں تاکہ ان سے ذرا کم تعداد میں انہیں بدیاں کرنے کی کھلی چھٹی مل جائے۔ ان کی نیکیوں کا انہیں بھلا کیا اجر مل سکتا ہے۔ ایسی نام نہاد نیکیاں تو خطرناک قسم کے گناہوں اور بدیوں کا پیش خیمہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگوں کو اجر و ثواب تو درکنار الٹا عذاب کا مستحق بنانے کا موجب بنتی ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی انسان بظاہر اپنی ذات میں کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو وہ اس وقت تک عند اللہ نیک شمار نہیں ہوگا۔ جب تک کہ نیک اعمال کی بجا آوری میں اس کی نیت نیک نہ ہو چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ:۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

بنیادی اہمیت کے حامل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے واضح ہے کہ کسی نیک عمل کا اچھا اجر اس وقت ہی ملتا ہے۔ جب اس نیک عمل کو بجا لانے میں نیت بھی نیک اور سچی ہو اور اگر نیت نیک نہ ہو تو وہ عمل بظاہر کتنا ہی نیک اور اچھا کیوں نہ ہو تو وہ عمل عند اللہ مقبول نہ ہوگا۔ اور بجائے اچھے اجر کے نیت کے مطابق اس کا اجر سزا کی شکل میں ملے گا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بعض نمازیوں کے متعلق کہا ہے کہ باوجود نماز پڑھنے کے ان کے لئے ہلاکت ہے اور اس کی وجہ یہی بتائی ہے کہ ان کی نیت نیک نہیں ہوتی اور وہ ساتھ کے ساتھ برے کاموں میں ملوث ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

(الماعون آیات ۵ تا ۸)

ترجمہ:۔ اور ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو (نمازی ہونے کے باوجود) اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (اور) جو لوگ دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور وہ اپنے گھروں کے معمولی سامان تک دینے سے (اپنے نفسوں اور دوسروں کو) روکتے رہتے ہیں۔

ریا یعنی دکھاوا اور نمائش تو ایسی بری عادت ہے کہ ریا کی نیت سے کوئی نیک کام کیا جائے تو وہ خواہ بظاہر کتنا ہی اچھا اور اہم کام کیوں نہ ہو وہ خدا کے ہاں مقبول نہیں ہوتا اور کوئی اجر ملنا تو درکنار الٹا اس کی وجہ سے انسان مورد عذاب بنتا ہے دکھاوے کی نماز کے ہلاکت پر منتج ہونے کا ذکر مندرجہ بالا آیت میں گزر چکا ہے۔ اسی طرح دکھاوے کی غرض سے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی مضرت کو بھی خدا تعالےٰ نے متعدد جگہ کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اسی لئے اس نے مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں دکھاوے اور احسان جتانے کی غرض سے صدقہ و خیرات کرنے سے بطور خاص منع کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۵)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے فعل سے اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو لوگوں کو دکھانے کے لئے (یعنی دکھاوے کی نیت سے) مال خرچ کرتا ہے، اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا کیونکہ اس کی حالت تو اس پتھر کی حالت کے مشابہ ہے جس پر کچھ مٹی (پڑی ہوئی) ہو اور اس پر تیز بارش ہو اور وہ اسے (دھو کر پھر) صاف پتھر (کا پتھر) کر دے۔ یہ (ایسے لوگ ہیں کہ) جو کچھ کماتے ہیں اس کا کوئی حصہ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا، اور اللہ اس قسم کے کافروں کو (کامیابی کی) راہ نہیں دکھاتا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ دکھاوے کی نیت سے اگر نیک اعمال بجا لائے جائیں تو وہ اعمال ہی ضائع نہیں ہوتے۔ بلکہ ساتھ ہی ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ جبھی تو اللہ تعالےٰ نے آیت کے آخر میں فرمایا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ۔

نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرح اللہ تعالےٰ نے جہاد ایسے اہم فریضہ کی ادائیگی کے دوران بھی گھمنڈ اور ریا سے کام لینے سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ کے وقت بھی خدمت دین کی بجائے اپنی ناموری اور شہرت کی غرض سے دکھاوے کے طور پر اپنی بہادری کا اظہار کرو گے اور دینی غیرت کی آڑ میں کسی قسم کے گھمنڈ میں مبتلا ہو گے اور تعلیوں سے کام لو گے۔ تو تم اپنے اعمال کو خود اپنے ہاتھوں سے ضائع کرو گے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو جہاں مقابلہ کے وقت قدم جمائے رکھنے اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے نصرت طلب کرنے کا حکم دیا وہاں ساتھ ہی خبردار کیا

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

(الانفال آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جو اپنے گھروں سے لوگوں کو (اپنی بہادری اور دینی غیرت) دکھانے کے لئے تکبر کرتے ہوئے نکلے اور جو اللہ کے راستہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ اللہ ایسے لوگوں کے اعمال کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

ان جملہ آیات سے صاف عیاں ہے کہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور تمام دوسرے نیک اعمال انسان کو اس وقت تک اجر و ثواب کا مستحق نہیں بنا سکتے جب تک کہ ان سب اعمال کی بجا آوری میں نیت نیک نہ ہو۔ اور اگر نیت نیک نہ ہو تو پھر اجر و ثواب تو درکنار انسان مستحق عذاب بن سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں ایمان ایسے انسان کا ضائع ہو جاتا ہے۔ جب ایمان ہی ضائع ہو گیا۔ تو پھر نیک اعمال کیسے نتیجہ خیز ثابت ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی ساتھ ہی ساقط ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ جہاں نیک اعمال بجا لانے میں نیت ہی یہ ہو کہ نیکیوں کا خانہ پُر کرنے کے بعد ایک حد تک برے افعال کرنے کی چھٹی مل جائے وہاں دکھاوے کی نمازوں۔ روزوں۔ صدقہ و خیرات اور حج وغیرہ کا اجر کیسے مل سکتا ہے۔ ایسے نام نہاد نیک اعمال تو نیت کی خرابی کی وجہ سے یکسر ضائع ہی جائیں اور ایسے لوگ سراسر گھاٹا پانے والے ہی شمار ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم

تلاوت قرآن مجید اور اسکے آداب

(مکرم مولوی عبدالمنان صاحب مربی سلسلہ مقیم ساہیوال)

۱۴- قرآن مجید اس رنگ میں پڑھا جائے کہ گویا یہ مجھ پر ہی نازل ہو رہا ہے اور جن آیات میں احکام ہیں یعنی اوامر ہیں یا نواہی ہیں تو پختہ ارادہ کیا جائے کہ ہم ضرور بضرور ان احکام پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوں گے چھوٹی سے چھوٹی بدی کو ترک کر دیں گے جن سے رکنے اور اس کو چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی اختیار کریں گے۔ جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے دراصل یہی تقویٰ ہے اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے۔

۱۵- بعض لوگ کہتے ہیں کہ نصف النہار یعنی سورج ڈھلنے کے وقت طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت جب نماز ادا کرنی منع ہے۔ تو اس وقت قرآن مجید کی تلاوت بھی منع ہے۔ ان کی یہ بات ٹھیک نہیں بلکہ ان اوقات میں بھی تلاوت قرآن مجید جائز ہے خواہ زبانی ہو یا قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھا جائے۔ یعنی جب کوئی قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور سورج طلوع ہو رہا ہو تو تلاوتِ قرآن کریم بند نہ کرے بلکہ جاری رکھے اس طرح جب کوئی قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور سورج ڈھلنے کا وقت ہو جائے یا تلاوت کے وقت سورج غروب ہو رہا ہو تو تلاوت ختم نہ کرے بلکہ جاری رکھے صرف نماز کی ادائیگی کی ان اوقات میں ممانعت ہے۔ تلاوت قرآن کریم کی ممانعت نہیں ہے۔ وہ ہر صبح و شام جب چاہے کی جا سکتی ہے۔

۱۶- قرآن مجید کو ظاہری یا باطنی طور پر چومنا اور اسے پیار سے چھاتی سے لگانا اسی خیال سے جائز ہے کہ یہ ہمارے پیارے خدا تعالیٰ کا عظیم کلام ہے یہ متبرک و مقدس اور پیاری اور محبوب کتاب الٰہی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:

؎ دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

۱۷- قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا جائے کہ اگر کوئی دوست میٹھی نیند سو رہا ہو یا مطالعہ کر رہا ہو یا قریب ہی نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر الٰہی میں مشغول ہو تو بہت اونچی آواز سے تلاوت نہ کی جائے۔

وَلَا تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ۔

تاکہ دوسرے کی توجہ میں خلل واقع نہ ہو ہاں علیحدگی میں جس طرح مرضی ہے پڑھے بغیر مجبوری کے منہ اور دل میں نہ پڑھے بلکہ دھیمی آواز سے پڑھے۔

۱۸- قرآن مجید خدا تعالیٰ کا عظیم کلام ہے اس کے اوپر کوئی دوسری کوئی تاریخ کی یا حساب کی یا جغرافیہ یا سائنس وغیرہ کی کتاب نہ رکھی جائے اور اس کے ادب کو ملحوظ رکھا جائے کہ یہ کوئی معمولی دنیاوی کتاب نہیں ہے بلکہ عظیم خدا کا عظیم کلام ہے۔

۱۹- قرآن کریم سے فال نکالنا بھی منع ہے بعض لوگ اپنے سفر پر روانہ ہونے یا واپس روانہ ہونے یا کوئی اہم بات یا اہم کام کرنے سے پہلے قرآنِ مجید سے فال نکالتے ہیں یہ قرآنِ مجید کے ادب و احترام سے منافی ہے۔ خاکسار کے پاس ایک دفعہ مکرم بابو فقیر علی صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر نے بیان کیا کہ مجھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ کی ان پر سلامتی ہو) کی دعوت پہنچی تو عام رواج کے مطابق میں نے قرآن مجید سے فال نکالی اور اس کے متعلق میں نے یہ طریق سوچا کہ میں قرآن مجید کھولتا ہوں اور دیکھوں گا کہ اس کے دائیں طرف کے صفحہ کے پہلی سطر میں جو الفاظ ہوں گے ان کے مطابق میں مرزا صاحب کو سچا یا جھوٹا تسلیم کروں گا۔ چنانچہ میں نے دعا کر کے قرآن مجید کو کھولا تو اس کے دائیں طرف کے صفحہ کے اوپر کی پہلی سطر میں یہ عبارت تھی کہ۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ

کہ یہ تو بڑا معزز شریف فرشتہ ہے یہ آیات یوسف علیہ السلام کے بارہ میں تھی۔ اس فال سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب سچے اور برحق ہیں اور میں اسی وقت بیعت کے لئے قادیان حاضر ہو گیا۔ یہ شاید ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔

اتفاق سے ان دنوں حضرت اقدس بہشتی مقبرہ کے باغ میں فروکش تھے اور حضرت اقدس باغ کی طرف سے ایک دو آدمیوں کے ہمراہ شہر قادیان کی طرف تشریف لا رہے تھے اور پل کے قریب میں نے حضرت اقدس سے ملاقات کی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور حضرت اقدس سے میں نے قرآن مجید سے اپنی فال نکالنے کا سارا واقعہ بیان کیا کہ فال میں آیت کریمہ۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ نکلا ہے اس لئے میں حضور کی بیعت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا اگر فال میں شیطان کا لفظ نکل آتا تو تم تو میرا چہرہ بھی دیکھنا پسند نہ کرتے۔ گویا حضور اقدس نے قرآن مجید سے فال نکالنا پسند نہیں فرمایا۔ اس کے بعد شام کے قریب میں نے بیعت کر لی۔

۲۰- قرآن مجید کی عظمت اور اس کی اعلیٰ شان کے خلاف ہے کہ اسے صرف قسم کھانے کے لئے طاقچوں پر رکھا جائے نہ اسے پڑھا جائے اور نہ ہی اس پر عمل کیا جائے۔ ویسے بھی قرآن مجید کی قسم کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ قسم تو حاضر ناظر ذات اور عالم الغیب کی کھائی جاتی ہے قسم میں اسے گواہ بناتے ہیں کہ ہمارا قول یا ہمارا فلاں فعل ایسا ہے جسے وہ جانتا ہے حاضر ناظر عالم الغیب ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے قرآن مجید تو حاضر ناظر نہیں ہے اسلئے اس کی قسم بھی جائز نہیں ہاں قرآن مجید کو نازل کرنے والی ذات خدا تعالیٰ کی ہے جو عالم الغیب ہے اسکی قسم کھائی جا سکتی ہے۔ جسے بطور گواہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

۲۱- اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ظاہری اور باطنی بیماریوں کا علاج اور شفاء بھی رکھی ہے اسے امتحان کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے بیماری پر قرآن مجید بھی پڑھا جائے اور دعائیں بھی کی جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ظاہری تدبیر بھی کی جائے۔ یعنی علاج معالجہ بھی ضروری ہے بیمار پر قرآن کریم پڑھ کر دم کرنے کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ان پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے) سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دوست نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جائے کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں تاکہ اس کو شفاء ہو۔ حضرت نے فرمایا۔ بے شک قرآن شریف میں شفا ہے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے مگر اس طرح کا کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلاء ہے۔ قرآن شریف کو تم امتحان میں نہ ڈالو خدا تعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے"

(ذکر حبیب صفحہ ۱۴۶)

۲۲- قرآن کریم اگر زمین پر گر پڑے تو دل میں غم اور افسوس پیدا ہونا چاہیئے کہ کیوں گرا ہے اس کے لئے کثرت سے استغفار کیا جائے ندامت کا اظہار کیا جائے اگر صدقہ دے تو یہ بھی جائز ہے لیکن یہ درست نہیں ہے جو کہ عام لوگ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے وزن کے برابر گندم صدقہ میں دی جائے یعنی ترازو کے ایک پلڑے میں قرآن مجید رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں گندم اور برابر تول کر گندم صدقہ میں دی جائے یہ تو ویسے بھی قرآن مجید کے ادب کے خلاف ہے کہ اسے پلڑے میں رکھ کر تولا جائے ویسے گندم صدقہ میں دی جا سکتی ہے اسے قرآن کریم کے ساتھ تولنا ضروری نہیں ہے پیسے بھی صدقہ کے طور پر دیئے جا سکتے ہیں۔

۲۳- تلاوت قرآن کریم کو خیرات مانگنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ یہ امر قرآن مجید کے ادب کے خلاف ہے کہ الٰہی کلام کو ذریعہ آمد بنایا جائے اور اس کے ادب و احترام کا کوئی خیال نہ رکھا جائے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

میں ایک قصہ خوان کے پاس سے گذرا اور میں نے دیکھا کہ وہ قرآن مجید پڑھتا ہے اور پھر لوگوں سے سوال کرتا ہے اور خیرات طلب کرتا ہے۔ تو میں نے یہ دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ

مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْٓءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ

(ترمذی شریف کتاب فضائل القرآن)

کہ جو شخص قرآن مجید پڑھے اور پھر وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نام پر لوگوں سے سوال کرے یہ ٹھیک نہیں ہے اور یہ ضرور ہے کہ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور پھر اس کے ذریعہ سے لوگوں سے مانگیں گے

اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهَا لَحْمٌ"

(مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل القرآن)

کہ جو شخص اس لئے قرآن مجید پڑھے کہ اس سے لوگوں سے مانگ کر اپنے کھانا کا ذریعہ بنائے وہ حشر کے وقت ایسی حالت میں اٹھے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہوگا اس پر گوشت پوست نہ ہوگا۔

یعنی اس کا چہرہ بڑا بھیانک اور کریہہ اور نفرت آمیز ہوگا۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت ذریعہ سوال نہیں بنانی چاہیئے۔

۲۴- قرآن کریم کا کچھ حصہ زبانی بھی یاد کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ (ترمذی)

کہ وہ شخص جس کے دل و دماغ میں قرآن کریم کا کچھ حصہ محفوظ نہیں (یعنی اسے زبانی یاد نہیں) وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

اسی طرح عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ :-

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِھَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ

(مشکوٰۃ جلد ۲ کتاب فضائل القرآن)

کہ اگر قرآن مجید چمڑا میں رکھا جائے اور پھر اس چمڑے کو آگ میں ڈالا جائے تو وہ بالکل نہ جلے گا۔

یہاں چمڑے سے مراد انسان کا جسم ہے کہ جو قرآن مجید پڑھے اسے یاد رکھے اور اس پر عمل کرے تو اسے دوزخ کی آگ میں نہیں ڈالا جائے گا۔ گویا قرآن مجید اسے آگ سے بچانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اسی طرح قرآن مجید زبانی یاد کیا ہوا عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھتا ہے۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کی عظمت

قرآن مجید اس خدائے ذوالجلال کا کلام ہے جو رب العالمین ہے اور جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ قرآن کریم کے وہی حروف وہی الفاظ وہی آیات وہی صورتیں گویا وہی مجموعہ کلام ہمارے پاس محفوظ ہے جو خدا تعالیٰ سے الہام پاکر سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی ہدایت و راہنمائی کے لئے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

صرف قرآن مجید ہی ایسی الٰہی کتاب ہے جس کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا وعدہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (حجر)

اور فرمایا

لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ

کہ باطل اس کے آگے اور پیچھے سے اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔

اس کے برعکس دیگر آسمانی کتب کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے نہیں اٹھائی اُن کی کسی عبارت کسی کلام کے متعلق کامل یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا اور نہ ان کے متعلق یہ حتمی دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ یہ سچ مچ بعینہٖ خدا کا کلام ہے۔ اور یہ کہ انسانی دست و برد سے پاک اور محفوظ ہے یہ عظیم خوبی صرف اور صرف قرآن مجید میں ہی پائی جاتی ہے کہ اس کی زیر زبر نکتہ شعشہ تمام حروف کلمات وہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے تھے۔ اور اس میں ذرہ بھر تبدیلی نہیں ہوئی اور آج غیر بھی معترف ہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا تھا قرآن مجید کی عظمت کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ

(ترمذی شریف)

کہ اللہ تعالیٰ کی اس کلام قرآن مجید کو دیگر کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت ہے۔

خالق کو اپنی مخلوق سے کیا نسبت ہو سکتی ہے کچھ بھی نہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت اقدس نے کیا خوب فرمایا ہے :-

؎ خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

قرآن مجید کے حروف و الفاظ کی عظمت اور برکت کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ "مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتٰبِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ

(ترمذی شریف)

کہ جس نے کتاب اللہ قرآن سے ایک حرف بھی پڑھا اس کے عوض اسے نیکی ملے گی اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی یعنی ہر حرف پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اور پھر ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف (ا) ایک حرف ہے اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی (ل) لام ایک حرف ہے اس کے پڑھنے سے دس نیکیوں کا ثواب اسے ملیگا اور میم (م) ایک حرف ہے اس کی بھی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

تلاوت قرآن کریم کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہمارے پیارے آقا (اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی نازل فرمائے) فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض یہ ہے کہ اس کے حقائق و معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو قرآن شریف ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیبِ قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے۔ اور اس پر پورا غور نہ نہ کیا جاوے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہیں ہوں گے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء)

فرمایا :-

"قرآن شریف تدبر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے "رُبَّ قَارِیٍٔ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰنُ" یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔ اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

فرمایا :-

قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو کر قرآن کو پڑھو۔ سمجھو اور سیکھو جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔"

الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء

فرمایا :-

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اُس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے ..... دل کی اگر سختی ہے تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے ..... قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھائے"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۴ء)

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (ان پر خدا کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوں) اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن"

اسی طرح حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ مجھے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اب کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ رمضان کی فلاسفی

مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیر مربی سلسلہ مقیم پتوکی

اسلام سے قبل ہر مذہب و ملت میں روزے کا تصور کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ"

اے ایمان والو! یہ روزے تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلے لوگ بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ مگر جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے اور محفوظ رکھا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم اور فعل حکمت سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ روزوں کو فرض قرار دے کر بھی خدا تعالیٰ نے اس کی فلاسفی اور اُسکی حکمت پر روشنی ڈالی ہے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ:۔

رمضان کے معانی ہی میں اسکی حکمت بیان کی گئی ہے۔ رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان کل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت مل کر رمضان ہوا۔ روحانی رمضان سے مُراد روحانی ذوق و شوق اور حرارتِ دینی ہے۔ رمضان اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ اس طرح رمضان دعا کا مہینہ ہے جس سے خدا تعالیٰ کی محبت کی گرمی انسان محسوس کرتا ہے۔

روزہ رکھنے کی حکمت:۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں روزہ کو فرض قرار دیا ہے وہاں اُس کے رکھنے کی حکمت کو بھی واضح کیا ہے۔

چنانچہ فرمایا۔

"لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ"

یعنی روزہ رکھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے بچ جاؤ گے اور سکھ پاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی چادر کے نیچے آ جاؤ گے ایک روایت میں اس کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ"

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی جس نے روزہ ایمان رکھکر ثواب کی نیت اور خدا تعالیٰ کی خاطر رکھا تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

"اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ"

کہ روزہ ڈھال ہے اور گناہوں کے وار سے انسان کو بچاتا ہے اور شیطان کے حربوں سے بچا کر رحمان کے آستانے پر لا کھڑا کرتا ہے۔

روزہ باعثِ قربِ الٰہی واستجابت دعا

روزے جیسے تقویٰ سکھاتا ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے روزہ کے ذریعہ سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جن کو وہ رمضان کے بغیر جذب نہیں کر سکتا۔ رمضان ہی کے تعلق میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے کہ

"وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ"

کہ اگر میرے بندے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو کہدے کہ میں قریب ہی ہوں۔

یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ قریب ہوتا ہے۔ اور جب بھی بندہ اُس کو پکارے تو وہ اُسکی پکار کو سنتا ہے پھر یہاں سَاَلَکَ کا کیا مفہوم بنتا ہے؟ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے بارے میں سوال کرتا ہے کہ روزہ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو کس طرح پایا جا سکتا ہے اور اس کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روزہ کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بالکل قریب ہو جاتا ہے اور دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈتا ہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ محبت سے اپنے بندے سے ہم کلام ہو جاتا ہے اور مکاشفات و دیدار کا دروازہ کھول دیتا ہے چنانچہ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ تجلیٔ قلب کرتا ہے تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ اور دیدار الٰہی سے مشرف ہو جائے۔ اسی وجہ سے محبت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں فرمایا کہ:۔

اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ" (بخاری کتاب الصوم)

کہ روزے میرے لئے ہیں اور میں خود ہی اس کی جزاء ہوں۔ کتنی محبت اور قربت کا احساس دلایا گیا ہے۔

روزہ باعث رُشد و ہدایت:۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں آیت کا اختتام "لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ" پر کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کا رُشد سے بھی خاص تعلق ہے اور انسان کے قلب صافی میں ایک رشد و ہدایت کی کرن پیدا کرنے کا باعث ہے۔ پھر روزہ ایک مجاہدہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجاہدہ کرتے ہیں اُن کو ہم ہدایت کے رستہ کی طرف راہنمائی کر دیتے ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

"وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا"

کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مجاہدہ سے کام لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کو ترجیح دیتے ہیں وہ ہدایت کا رستہ پا لیتے ہیں۔ اس مجاہدہ یعنی روزہ کے ذریعہ سے بھی خدا تعالیٰ رشد و ہدایت کا رستہ کھول دیتا ہے۔

روزہ باعثِ ذکر و شکر:۔

روزہ کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کے ذکر اور شکر میں منہمک رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

"وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ"

تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا رستہ دکھایا ہے۔ تاکہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو یعنی ایک فائدہ تو یہ ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادیت کی طرف سے توجہ ہٹ جانے کے اللہ کا ذکر زیادہ کرو گے۔ دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کر کے تمہارے دل میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوگا۔ چونکہ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جب تک انسان کے پاس کوئی نعمت ہے اُس کی قدر نہیں ہوتی۔ جب چھن جائے تو اُس کی قدر ہوتی ہے۔ بہت سی آنکھوں والے آدمیوں کے کبھی ذہن میں بھی نہیں آتا کہ آنکھیں بھی کوئی بڑی نعمت ہیں لیکن جب کسی کی آنکھیں جاتی رہیں تب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں۔ اسی طرح روزہ میں جب انسان بھوکا رہتا ہے اور اُسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کتنا اُسے آرام بخشا ہے اور اس طرح شکر گزاری کا موقعہ ملتا ہے۔

روزہ اور ہمدردیٔ خلق:۔

اسلام کی ہر عبادت میں اس پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے لیکن رمضان میں اس پہلو پر بہت زور دیا گیا ہے اور روزہ میں یہ فائدہ بھی مضمر ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی کیا حالت ہے۔ اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے۔ اس طرح دوسروں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے اور انسان کی کیفیات کو سمجھ کر اُس کے مطابق اُس سے سلوک کرنے کا سبق ملتا ہے۔ اور غرباء کی امداد اور مساکین پروری وغیرہ کا خیال رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو رمضان میں یہ حالت ہوتی تھی کہ:۔

"کَانَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ"

(بخاری)

یعنی آپ رمضان المبارک میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تو رمضان ہمیں ہمدردیٔ خلق کا بھی سبق دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ اور جسمانی علاج :-

اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں اور تکلیف برداشت کرنے کی اُن میں عادت نہ ہو بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت اپنے اندر رکھتے ہوں۔

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے۔ جسمانی طور پر انسان مصائب و شدائد کا عادی ہو جاتا ہے جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح مجاہدات پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے مہذب حکومتیں جن کے پاس فوجیں ہوتی ہیں اُن سے باقاعدہ پریڈ کرواتی ہیں جس سے اُن کے اندر شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر کئی ایک زہر روزہ کے ذریعہ سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور کئی پیٹ کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ موٹاپے کے لئے بھی مفید ہے۔ نیز ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے، گویا روزہ کے ذریعہ جسمانی تندرستی بھی ہو جاتی ہے۔

روزہ اور نجات :-

نجات کا مفہوم جو اسلام پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ خالقِ حقیقی سے کامل تعلق پیدا کر لینا۔ اُس کی رضاء کو حاصل کر لینا اور اس کی خوشنودی کو پا لینا چنانچہ روزہ انسان کی نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ ایک قسم کی چلّہ کشی ہے جو تیس دن کے لئے کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو لذائذ سے روکتا ہے اس سے روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

انسانی فطرت میں ہے کہ انسان جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا کا منشاء یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ روزہ دار کو ہمیشہ یہ مدّ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ وہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسمانی پرورش کرتی ہے۔ دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور اسے رسم کے طور پر نہیں رکھتے تو انہیں چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کریں جس سے دوسری غذا مل جاوے۔ چنانچہ حضرت اقدس کے متعلق بھی آتا ہے کہ آپ بہت کم کھانا تناول فرماتے اور یہ کیوں نہ ہوتا ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا۔ چنانچہ بخاری میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحری کھانے کی تلقین فرمائی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ تو بغیر کھائے بھی روزہ رکھ لیتے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا۔

"لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی"

مَیں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی محبت اور وصال کی غذا سے آپ معمور ہیں۔ آپ کو جسمانی غذا سے صرف اتنا ہی تعلق ہے جس سے قویٰ مضبوط رہیں اور روحانی غذا وہ ہے جس کے بغیر عارف ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ حضرت اقدس نے اس حالت کا تذکرہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں یوں بیان فرمایا ہے۔

"پس یاد رکھنا چاہیئے کہ اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیاوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے۔ اور تمام اطمینان اور سرور اور لذت اسکی خدا ہی میں ہو جائے۔ یہی وہ زندگی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہتے ہیں۔"

پس جسمانی غذا کو چھوڑ کر ایک ممکنہ حد تک تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کو مدِّ نظر رکھ کر انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو پانے کی تڑپ روزے کے ذریعہ سے انسان کو مل جاتی ہے۔ پس ہر احمدی کو رمضان سے متعلق حضرت اقدس کا یہ اقتباس ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ:-

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نزول کے دن ہیں"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ صفحہ ۵ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے بھی اور تمام احباب کو رمضان المبارک سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضل و رحمت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

تلاشِ گمشدہ سائیکل

میرا سائیکل ہیکو ڈبل بار مورخہ ۲۲ جولائی بوقت صبح جال بیکری گول بازار سے کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں اور اپنا سائیکل سُہراب مارکہ چھوڑ گئے ہیں۔ براہ کرم جلد تبدیل فرما کر ممنون فرماویں۔

(اقبال احمد شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم مرتولو ایس ایچ صاحب مرحوم

پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ صاحب کی وفات پر جماعت کے بلیٹن میں جو مختصر حالات زندگی انڈونیشین زبان میں شائع ہوئے انہیں ہمارے انڈونیشین مبلغ مکرم حسن بصری صاحب نے اردو میں ترجمہ کر کے بھیجا ہے۔ انہیں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

نہایت افسوس اور غم کے ساتھ یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے محبوب پریذیڈنٹ مسٹر مرتولو ایس ایچ صاحب اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۱ء مطابق یکم رمضان ۱۴۰۱ھ بروز جمعہ سومبر وارث SUMBER WARAS سپیشل جاکرتہ میں بعمر ۶۶ سال وفات پا کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے

انا للہ و انا الیہ راجعون

مورخہ ۴ جولائی بروز ہفتہ بوقت دو بجے دوپہر جاکرتہ کے عام قبرستان میں ان کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کے جنازہ میں احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی نیز آپ کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ (جو چند ماہ سے نظر بند ہو جانے اور دل کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں جس کا مرحوم مرتولو صاحب کو بہت غم تھا) اور چار بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔

آپ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۵ء کو PEKALONGAU وسطی جاوا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں جبکہ آپ کسی کالج کے طالب علم تھے۔ حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے جوانی کی عمر میں بھی آپ کے متعلق مشہور تھا کہ آپ جماعت کے کاموں میں نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ دلچسپی لیتے ہیں آپ اپنی وجاہت اور فراست کی وجہ سے ہر طبقہ میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ نہایت نیک اور صالح انسان تھے۔ آپ کی طرز زندگی نہایت سادہ تھی مگر آپ کا ایمان مضبوط اور پختہ تھا۔

۱۹۳۶ء میں آپ کو احمدی نوجوانوں کی تنظیم جو اس وقت انصار اللہ کہلاتی تھی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا تھا اس تنظیم کے صدر آپ کے برادر اکبر مکرم مسٹر ہارون صاحب تھے۔ جن کے ساتھ آپ نہایت تعاون سے خدمت بجا لاتے رہے۔ اسی کے بعد ۱۹۶۰ء کے اوائل میں آپ کو جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا سیکرٹری امور خارجہ مقرر کیا گیا تھا اور ۱۹۶۳ سے ۱۹۷۵ء اور پھر ۱۹۷۸ء سے اپنی زندگی کے آخر تک آپ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے صدر کے عہدہ پر فائز رہے ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۸ء تک آپ نائب صدر کے عہدہ پر رہے۔ اُس وقت جماعتہائے انڈونیشیا کے صدر مکرم بریگیڈیئر احمد سریاحمی ناتا صاحب تھے اسی طرح آپ اس وقت جماعت کے رسالہ سینار اسلام کے مشیر اعلیٰ بھی تھے۔

آپ نے RECHT HOGE SCHOOL (R.U.S) یعنی LAW COLLEGE ۱۹۵۴ء میں پاس کیا تھا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ حکومت کی طرف محکمہ عدالت MAGISTRATE مقرر کئے گئے اسکے بعد ۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء کو جاکرتہ میں ہائی کورٹ میں بطور High EMPLOYEE مقرر کئے گئے۔ یکم نومبر ۱۹۶۴ء میں آپ کو اقتصادیات کا مشیر قانون مقرر کیا گیا مورخہ ۳ اگست ۱۹۶۵ء کو آپ کو MINISTER FOR INDUSTRIES کا معاون بنایا گیا۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء کو ملازمت سے ریٹائر ہوئے اس کے بعد آپ SOUTH EAST ASIA BANK کے پریذیڈنٹ بن گئے اور وفات تک اسی عہدہ پر فائز رہے آپ نے جس طرح سرکاری اعلیٰ عہدہ پر دیانت داری اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اسی طرح جماعتی عہدہ پر بھی نہایت محنت اور توجہ اور اخلاص سے خدمت بجا لاتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے وارثوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت انڈونیشیا کو ایسے مخلص اور جاں نثار عطا فرماتا رہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے اور ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہوں۔ آمین۔

جاکرتہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۱ء
(مترجم حسن بصری مبلغ جاکرتہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- تلاوت قرآن مجید

وہ ہلاک نہ ہوتے ۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت کے منکر نہ ہوتے ۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے ۔ یہ بڑی دولت ہے ۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی ۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے "

(کشتی نوح)

ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ مولا کریم ہمیں صبح و شام قرآن مجید پڑھنے اس پر غور و تدبر کرنے اور پھر اس پر کما حقہ عمل کرنے کی طاقت اور توفیق بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے ۔ آمین ۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

فری کوچنگ کلاسز و درخواست دعا

۱۔ شعبہ امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت میٹرک کے طلبہ کے لئے مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ میں فری کوچنگ کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے ۔ خواہشمند طلباء سے درخواست ہے کہ فوری طور پر خاکسار یا ناظم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ سے رابطہ قائم فرمائیں ۔ انٹرمیڈیٹ کے طلبہ کے لئے بھی جلد کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

۲ ۔ کراچی کے بہت سے طلبہ نے انٹرمیڈیٹ اور بی اے ، بی ایس سی کے امتحانات دیئے ہوئے ہیں ۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام طلبہ کو نمایاں اور اعلیٰ ترین کامیابی عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے بابرکت اور بہتر فرمائے ۔ (آمین)

(مرزا حمید احمد ناظم امور طلبہ ضلع کراچی)

قائدین کرام و ناظمین تجنید خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ فہرست تجنید خدام برائے سال ۸۲-۱۹۸۱ء ماہ ظہور (اگست) میں مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں ۔ فہرستہائے تجنید تیار کرتے وقت درج ذیل امور کا خاص اہتمام فرماویں ۔

- آپ کی مجلس کے پندرہ سے چالیس سال کی عمر کے ہر احمدی نوجوان کا نام فہرست میں درج ہو
- فارم تجنید پر مطلوبہ کوائف کا اندراج صحیح واضح اور مکمل ہو ۔
- اگر آپکی مجلس میں خدام کی تعداد پندرہ سے زیادہ ہے تو انہیں قریباً دس دس کے حزب میں تقسیم کر کے ہر حزب پر ایک سائق کا تقرر فرمائیں ۔
- لائحہ عمل میں مندرجہ ہدایات کے مطابق اپنے ہاں ایک رجسٹر تجنید تیار کر کے خدام کے جملہ کوائف اس میں درج فرمائیں ۔
- اگر آپ کی مجلس کے کوئی خادم تعلیم و ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں کسی دوسری جگہ مقیم ہیں تو ان کے نام و مکمل پتہ سے مرکز کو آگاہ کریں تا متعلق مجلس کے قائد صاحب کو ان سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ہدایات دی جا سکیں ۔

امید ہے آپ اپنی مجلس کی مکمل تجنید خدام بروقت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں گے ۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

- مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں ۔
- ماہ اگست کے لئے مطالعہ کی کتاب " گناہ سے نجات " مقرر ہے اور ماہ ستمبر کے لئے " آئینہ کمالات اسلام " مقرر ہے ۔ خدام مطالعہ فرماویں ۔
- مرکزی مقالہ بعنوان " جنگ موتہ و غزوہ تبوک " حجم دس ہزار الفاظ

اول انعام ۷۰۰/- روپے - دوم انعام ۵۰۰/- روپے
سوم انعام ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

ٹاؤن کمیٹی چندہ تحریک جدید کے پیش نظر

قسط ۲۰ مخلصین جماعت کی نمایاں پیشکش

۳۶۵	مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب	ساہی وال	۵۰۰/-
۳۶۶	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب	"	۶۵۰/-
۳۶۷	مکرم ملک منور احمد خان صاحب	"	۶۰۰/-
۳۶۸	" عبدالسلام صاحب ارشد	اوکاڑہ چھاؤنی	۵۰۷/-
۳۶۹	" شیخ محمد شریف صاحب	اوکاڑہ شہر	۹۶۰/-
۳۷۰	" میاں نصیر الدین صاحب	"	۵۰۰/-
۳۷۱	" چوہدری فضل احمد صاحب	چک ۱۴-۷/	۵۰۰/-
۳۷۲	" چوہدری نصر اللہ خان صاحب	" ۱-۲/۵۵	۸۹۰/-
۳۷۳	" چوہدری تقی اللہ صاحب	" "	۵۰۰/-
۳۷۴	" چوہدری عزیز اللہ صاحب	عارف والا	۵۰۵/-
۳۷۵	" ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب	ملتان	۱,۲۰۰/-
۳۷۶	" چوہدری منور احمد خان صاحب	"	۱,۴۴۰/-
۳۷۷	" چوہدری عبداللطیف صاحب	"	۱,۲۶۰/-
۳۷۸	" سیٹھ صلاح الدین رشید الدین صاحبان	"	۱,۲۰۰/-
۳۷۹	" چوہدری بشیر احمد صاحب جینکو ڈرائی کلینرز	"	۱,۳۰۰/-
۳۸۰	" رانا بشیر احمد صاحب نون	"	۱,۲۰۰/-
۳۸۱	" ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر	"	۲,۰۵۰/-
۳۸۲	" ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سہگل	"	۱,۲۰۰/-
۳۸۳	" سید مبارک احمد شاہ صاحب	"	۱,۵۰۰/-
۳۸۴	" مرزا محمد اکرم و محمد اشرف صاحبان	دنیا پور	۱,۱۲۵/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

- میرا بھائی شعیب احمد تقریباً دو سال کا ہو چکا ہے لیکن ابھی تک نہ چلنے لگا ہے اور نہ بات کرتا ہے ۔ (چوہدری شوکت علی جاوید شہداد پور ضلع سانگھڑ)
- میرا بھائی نذیر احمد منہاس اظہار الیکٹرک کمپنی شاہی روڈ رحیم یار خان عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے ۔ (مستری غلام محمد خاں ربوہ)
- میرے ایک عزیز کی چھوٹی لڑکی کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے کبھی افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی بیماری دوبارہ عود کر آتی ہے ۔ (مبشر احمد شاد کروندی ضلع خیرپور)
- میں خود بھی اور میری اہلیہ بھی لمبے عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں نیز میرا پوتا رضوان محمد خان ابن نعمان رشید محمد خان بعمر دو سال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے ۔ (سلطان محمد خان لودھی بہاولپور)
- میں سخت پریشان حال ہوں ۔ پریشانیوں سے نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کی ضرورت ہے ۔ (عطا الٰہی کھنہ بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور)
- میرے بیٹے حمید احمد ناصر کی بیوی بیمار ہے ۔ میں خود بھی مختلف عوارض میں مبتلا ہوں نیز حمید احمد کی شادی کو نو سال ہو چکے ہیں مگر ابھی اولاد سے محروم ہے ۔ (خلیل احمد حلوائی گولبازار ربوہ)
- چند دنوں سے میرے پیٹ میں سوزش اور جلن رہی اب قدرے افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے جس کی وجہ سے معمولات زندگی متاثر ہو رہے ہیں (عبدالرحیم یونس کراچی)
- میرے بڑے بھائی چوہدری منور احمد صاحب لبرا کا گذشتہ سال اپریشن ہوا تھا اس میں پھر تکلیف شروع ہو گئی ہے اور ڈاکٹر نے دوبارہ اپریشن تجویز کیا ہے (فاروق احمد لبرا شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین)
- سید محمود احمد نارتھ ناظم آباد کراچی جو دفتری کام کے سلسلہ میں راولپنڈی آئے ہوئے ہیں شدید اعصابی تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں اور ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خطبۂ جمعہ

بعد احباب کو تلقین فرمائی کہ بڑی کثرت سے دعائیں کریں کہ امتِ مسلمہ کی اصلاح ہو، یہ شماتتِ اعداء سے بچے، اپنی طاقتوں کو ضائع کرنے سے بچے، صبر اور توکل اختیار کرے۔ اور اس کامل خدا پر ایمان رکھے جس نے کہا ہے کہ مجھ پر کامل ایمان رکھو تو میں تمہارے سارے کام کر دوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کی پریشانیوں کو دور کرے اور انہیں توفیق دے کہ وہ شریعت کی اور ہدایت کی راہیں اختیار کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کام نہ کریں۔ اور اللہ کے غضب کو بھڑکانے والے اقدامات سے باز رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے کی توفیق دے، پھر انہیں قبول فرمائے تاکہ ہم سب اللہ کی رحمت کے وارث ہوں اور وہ ہماری کمزوریاں مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کی راہ میں مقبول ہو جائیں (آمین!)

اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور بارش کی وجہ سے نماز عصر بھی ساتھ جمع کر کے پڑھائی اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حسب معمول گیارہ مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد ملکی آواز میں فرمایا۔ تمام احباب جماعت نے حضور کے ساتھ ان بابرکت الفاظ کو دوہرایا۔

آخر میں حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

معتکفین" صفحہ اوّل سے آگے

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے ربوہ کے ۱۷۔ احباب اور ۹ خواتین کے علاوہ ملک کے دور دراز علاقوں سے بھی احباب و خواتین نے مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت حاصل کی ہے۔ چنانچہ امسال مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل کرنے والے احباب و خواتین پشاور۔ لاہور۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ساہیوال حافظ آباد وغیرہ سے بھی تشریف لائے ہیں۔

"درس قرآن" صفحہ اوّل سے آگے

درس دیا۔ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے سورۂ شعراء تا سورہ سباء کا درس دیا۔ ۲۵ جولائی سے ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ سورۃ فاطر سے سورۃ احزاب تک کا درس دیں گے۔

مسجد مبارک میں صبح نماز فجر کے بعد ۲۳ جولائی کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے درس حدیث ختم کر لیا۔ ۲۴ جولائی سے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے درس حدیث شروع کیا۔ انھوں نے پہلے روز حدیث انما الاعمال بالنیات کی نہایت خوبصورت اور پر معز تشریح فرمائی اور اس حدیث سے کوئی درجن بھر مطالب و معانی کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا درس ہوگا۔

نمایاں کامیابی

خاکسار کے ماموں مکرم عبدالحمید خان صاحب مرحوم کی بچی عزیزہ فرحت حمید نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۱۸/۸۵۰ نمبر لے کر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں اول اور سرگودھا بورڈ طالبات میں گیارہویں پوزیشن حاصل کی فالحمد للہ علیٰ ذٰلک! احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے (آمین)

(حافظ مظفر احمد ربوہ)

ممبرانِ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

فہرست ناظران و ممبران برائے سال ۱۳۶۱ ہش (۱۹۸۱-۸۲ء)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائے سال (یکم جولائی ۱۹۸۱ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۲ء) مندرجہ ذیل فہرست منظور فرمائی ہے:-

(۱)	مکرم مولوی محمد دین صاحب	صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
(۲)	خاکسار مرزا منصور احمد	ناظر اعلیٰ
(۳)	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، ناظر خدمتِ درویشان
(۴)	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ و خارجہ
(۵)	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
(۶)	مکرم صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال (خرچ)
(۷)	مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال (آمد)
(۸)	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب	ناظر اصلاح وارشاد
(۹)	مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	ناظر تعلیم
(۱۰)	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	صدر مجلس کارپرداز
(۱۱)	مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	ناظر ضیافت
(۱۲)	مکرم فضل الٰہی صاحب انوری	ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)
(۱۳)	مکرم ناظر صاحب شبان	ممبر
(۱۴)	مکرم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ	ممبر
(۱۵)	مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید	ممبر
(۱۶)	مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔	ممبر
(۱۷)	مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق	ممبر

(ناظر اعلیٰ)

گمشدہ عینک (زمانہ)

ایک زمانہ نظر کی عینک فریم سیاہ جو کہ کالے چمڑے کے کیس میں بند ہے۔ محلہ دارالعلوم وسطی سے مسجد مبارک میں جاتے ہوئے مورخہ ۲۳/۷/۸۱ کو راستے میں کہیں گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ مکان نمبر ۱۳/۵۲ دارالعلوم وسطی میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(عبدالحفیظ خان۔ ربوہ)

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اکھڑا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

فوری ضرورت

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے نیچے دیئے گئے سٹاف کی فوری ضرورت ہے:-

(۱)	فورمین / شفٹ انچارج	تنخواہ حسب قابلیت
(۲)	F.Sc / B.Sc. کیمسٹ	تنخواہ بالترتیب ۱۲۰۰/- — ۸۷۵/- روپیہ
(۳)	فٹر / الیکٹریشن	" ۸۷۵/- روپیہ
(۴)	مشین اپریٹر	" ۶۷۵/- "
(۵)	چوکیدار	" ۴۶۵/- "
	(عمر ۳۵ سال سے ۵۰ سال تک۔ سابقہ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی)	
(۶)	لیبر	۴۴۰/- روپیہ

رہائش فیکٹری مفت فراہم کرے گی۔ درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ یا امیدوار براہ راست ۸ اگست کے بعد فیکٹری آئیں۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ۔ جہلم

شفا میڈیکو

ادویات سازی کے کارخانہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:-

(۱) PHARMACIST بی۔ فارمیسی ہونا لازمی ہے

(۲) ANAYLIST بی ایس۔ سی یا ایم۔ ایس سی تجربہ کی شرط ضروری نہیں

خواہش مند حضرات فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

شفا میڈیکو

چوک شفا میڈیکو۔ نزد میو ہسپتال لاہور

فون: ۶۳۶۹۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴